7535- کیلوفورنیا یونیورسٹی کے طلباء کے لیے ہم قبلہ رخ کی تحدید کیسے کریں ؟

سوال

میں کیلوفورنیا یونیورسٹی کی متحدہ مسلمان طلباء کمیٹی کا سربراہ ہوں، اللہ کے فضل سے ہم نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کے حصول میں کامیاب ہو گئے ہیں، لیکن قبلہ کا رخ متعین کرنے میں مشکل پیش آرہی ہے، یہاں دو رائے ہیں ایک یہ کہ جنوب مشرقی سائڈ (اس میں موافق بھی ہوں) اور دوسری رائے شمال مشرقی سائڈ ہے، مشکل یہ ہے کہ میں قبلہ رخ کی تحدید کرنا نہیں جانتا، اور نہ مجھے علم ہے کہ میں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سب سے پہلے تو ہم آپ کو نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ کے حصول پر مبارکباد دیتے ہیں، اور دعاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ سے یہ جگہ آباد کرے، اور اور آپ وہاں رکوع و سجود کرتے رہیں.

دوم :

قبلہ رخ ہونا نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، جس شخص کو قبلہ کا رخ معلوم ہو، اور وہ قبلہ رخ ہونے پر قادر بھی ہو اور اپنا رخ اس جانب نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہوگی، اور وہ گنہگار بھی ہو گا :

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں، اور آپ لوگ جہاں بھی ہوں اپنا رخ اس کی طرف پھیر لیں}.البقرۃ(144–150).

الا یہ کہ کوئی شخص معذور ہو، یہ تو فرضی نماز کے متعلق ہے، لیکن اگر وہ سوار ہے اور نفلی نماز ہو چاہے وہ سواری سے اتر بھی سکتا ہو تو اس کے لیے جس طرف بھی رخ ہو نماز ادا کرنا مباح ہے، لیکن نفلی نماز ادا کرنے والے کے لیے سفر اور سواری کے عذر کے علاوہ قبلہ رخ ہو کر نماز ادا نہ کرنا جائز نہیں.

سوم :

جو کعبہ کے قریب ہو اس کے لیے بعینیہ کعبہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ مسجد حرام کی طرف اپنا رخ پھیر لیں}.البقرۃ(144).

اسی لیے کعبہ کے ارد گرد مسلمانوں کی صفیں دائرہ کی شکل میں ہوتی ہیں، اور کعبہ سے جتنا بھی دور ہوں اسی حساب سے دائرہ بھی وسیع ہو جائیگا، اور جتنا کعبہ کے قریب ہونگے اتنا ہی دائرہ بھی تنگ ہو گا.

جو شخص مسجد حرام میں ہو وہ بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرے گا، اور جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو وہ مسجد حرام کی طرف رخ کرے ، اور جو شخص مکہ سے باہر ہو وہ مکہ کی طرف رخ کرے گا، صرف جہت کی طرف رخ کرنا ہی کافی ہو گا کیونکہ حدیث میں ہے :

"مشرق و مغرب کے مابین جو کچھ ہے وہ قبلہ ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (342) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1011).

اس حدیث میں مذکور مشرق و مغرب اہل مدینہ اور جہت کے اعتبار سے ان کے حکم میں آنے والوں کے ساتھ خاص ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث اہل مدینہ کے لیے ذکر کی ہے.

چہارم :

نقشہ کو دیکھنے کے بعد اور آپ کو یہی کرنا چاہیے تھا قبلہ کے رخ کا تعین کریں، وہ اس طرح کہ آپ نقشہ کو دیکھ کر کیلوفورنیا اور مکہ کے مابین نقشہ پر نشان لگائیں اور پھر اس لائن کی جہت دیکھتے ہوئے قبلہ کا رخ متعین کر لیں.

(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے یہی فتوی دیا ہے ، اور یہ کہ نمازی قبلہ کی تحدید کرتے وقت زمین کی سطح اور اس کی گول شکل کا خیال نہیں رکھے گا، بلکہ وہ مکہ کی جہت کو ایک سیدھی لائن اور خط کے ذریعہ متعین کرے گا).

اور جب ہم نقشہ دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرق کی جانب قبلہ کا رخ جنوب کی طرف تھوڑا سے انحراف کے ساتھ ہے. جس کا ذکر بھی نہیں کیا جا سکتا.

اور آپ کے لیے قبلہ کا رخ جنوب اور شمال کے مابین ہے ، چنانچہ اگر آپ جنوب اور شمال کے مابین رخ کریں ، اور مشرقی سائڈ اپنے سامنے رکھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور پھر اس مسئلہ میں . جس میں شارع نے یہ کہتے ہوئے آسانی پیدا کی ہے کہ "مشرق و مغرب کے مابین قبلہ ہے" مسلمانوں کے مابین مشکلات اور فتنہ پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں.

علماء کرام کا فیصلہ ہے کہ مکہ کی جہت سے تھوڑا سا انحراف کوئی نقصان دہ نہیں ، چنانچہ آپ کے لیے جو میسر ہے اس پر عمل کریں ، اور قبلہ کا رخ متعین کرنے کے لیے جو وسائل یسر ہیں ان کو حاصل کر کے جہت متعین کرتے ہوئے اس پر بنا کریں.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

قبلہ کا رخ معلوم کرنے کے لیے فلکی آلات اور علوم استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"اہل علم اور جہت کا رخ معلوم کرنے والے تجربہ کار مسلمان کعبہ کا رخ رات کو قطب شمالی اور دوسرے ستاروں معلوم کیا کرتے تھے ، اور چاند کے طلوع اور غروب ہونے سے بھی معلوم کیا جاتا تھا ، اور دن کے وقت سورج کے طلوع اور غروب ہونے معلوم کرتے تھے ، اور اس کے علاوہ دوسری کوئی دلالات سے بھی معلوم کرتے .

یہ سب کچھ جہت معلوم کرنے والے جاپانی اوریورپی آلات وجود میں آنے سے پہلے تھا، چنانچہ قبلہ کا تعین کرنے کے لیے کوئی بھی آلہ متعین نہیں اور نہ قبلہ کا رخ معلوم کرنا انہی آلات پر موقوف ہوسکتا ہے، لیکن اگر ثقہ اور معتبر تجربہ کار مسلمان کے ہاں یہ ثابت ہوجائے کہ فلاں آلہ اور مشین قبلہ رخ صحیح متعین کرتی ہے یا جہت متعین کرتی ہے تو اس سے تعاون لینے میں شرع منع نہیں کرتی۔

بلکہ جب نمازی کو اس آلہ کے علاوہ قبلہ کا رخ بتانے کے لیے کوئی اور دلیل نہ ملے تو پھر اس وقت اس پر عمل کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ انتہی

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی بھلائی نصیب فرمائے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔